دسواں اجلاس

نواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
(۱)	تلاوت قرآنِ پاک و ترجمہ	۱
(۲)	وقفہ سوالات نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات۔	۲
(۳)	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر	۴۱
(۴)	رخصت کی درخواستیں۔	۴۱
(۵)	تحریک استحقاق۔ منجانب مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ	۴۵
(۶)	نرسنگ کونسل آف پاکستان کے لئے خاتون رکن کا انتخاب	
(۷)	بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (پیش کیا گیا)	۵۴

جلد ہشتم — شمارہ اول

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر	محمد سرور خان کاکڑ
۲، مسٹر ڈپٹی اسپیکر	آغا عبدالظاہر

افسران صوبائی اسمبلی

۱، سیکریٹری	مسٹر اختر حسین خاں
۲، ڈپٹی سیکریٹری	محمد حسن شاہ

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱، الحاج جام میر غلام قادر خان	وزیر اعلیٰ بلوچستان
۲، نوابہ تیمور شاہ جوگیزئی۔	وزیر صحت
۳، ارباب محمد نواز کاسی	وزیر زراعت
۴، میاں سیف اللہ خان پراچہ	ر منصوبہ بندی و ترقیات
۵، سردار بہادر خان بنگلزئی	ر خوراک و ماہی گیری
۶، ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ	ر مواصلات و تعمیرات
۷، سردار احمد شاہ کھیتران	ر بلدیات

۸ر	سردار محمد یعقوب خان ناصر	وزیر آبپاشی و برقیات
۹ر	میر محمد نصیر مینگل	وزیر صنعت و حرفت و معدنیات لیبر اور افرادی قوت
۱۰ر	میر ھمایون خان مری	" خزانہ قانون و پارلیمانی امور
۱۱ر	میر عبدالنبی جمالی	" اطلاعات مال کھیل اور ثقافت
۱۲ر	مس پری گل آغا	" تعلیم

پارلیمانی سیکریٹریز

۱ر سردار نور احمد مری

۲ر مسٹر عبدالغفور بلوچ

۳ر مسٹر اقبال احمد کھوسہ

۴ر مسٹر عبدالمجید بزنجو

۵ر سردار نثار علی

۶ر مسٹر بشیر مسیح

۷ر میر عبدالکریم نوشیروانی

مشیران

۱ر مسٹر ناصر علی بلوچ

۲ر مسٹر ذوالفقار علی مگسی

۳۔ شیخ ظریف خان مندوخیل ۔
۴۔ ملک گل زمان کاسی

مشیر خصوصی

۱۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان

اراکین صوبائی اسمبلی

۱۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی
۲۔ سردار خیر محمد خان ترین
۳۔ مسٹر نصیر احمد باچا ۔
۴۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۵۔ حاجی محمد شاہ مردانزئی
۶۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۷۔ مسٹر سلیم اکبر بگٹی
۸۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۹۔ میر فتح علی عمرانی ۔
۱۰۔ سردار دینار خان کمرد

۱۱ ر پرنس یحییٰ جان بلوچ
۱۲ ر میر احمد خان زہری
۱۳ ر مسٹر محمد صالح کھوتانی
۱۴ ر سید داد کریم
۱۵ ر میر محمد علی رند
۱۶ ر سردار نواب خان ترین
۱۷ ر مسٹر ارجن داس بگوٹی
۱۸ ر مسز فضیلہ عالیانی
۱۹ ر سردار میر چاکر خان ڈومکی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۸۷ء
بوقت گیارہ بجے صبح زیر صدارت ملک محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
از
آخوندزادہ عبدالمتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آل عمران) (۴)

ترجمہ۔ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیئے اس سے ڈرنا اور نہ مریو مگر مسلمان (۵) اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جبکہ تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اس کے فضل سے بھائی اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تم کو اس سے نجات دی اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر آیتیں تاکہ تم راہ پاؤ۔

پارہ (۴) سورۃ آل عمران) (آیۃ ۱۰۱ تا ۱۰۳)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر۔

اب وقفہ سوالات ہے میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب اپنا سوال دریافت کریں ۔

*نمبر ۵۶۹ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر زراعت و جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

الف) حکومت کے زیر نگرانی کر خسہ جنگل میں ورلڈ بنیک کے توسط سے کونسے کام ہورہے ہیں اور یہ کام کس حد تک مکمل ہوئے ہیں۔ نیز ان کاموں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کس قدر خرچہ ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

(ب) کیا کرخسہ جنگل میں جاری کام تکنیکی لحاظ سے ٹھیک ہے نیز اسکی افادیت سے بھی آگاہ کیا جائے ۔

ارباب محمد نواز خان۔ وزیر زراعت و جنگلات۔

کرخسہ سرکاری جنگل میں ورلڈ بنیک کے تعاون سے ۱۰۰۰ء۱ ایکڑ رقبہ پر سال ۱۹۸۵ میں واٹر شیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا یہ پراجیکٹ دو سال کے لئے تھا جون ۱۹۸۷ء میں یہ مکمل ہو گیا ہے

اس پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل کام ہوئے ہیں

۱۔ کنٹور پر نالیوں کی کھدائی (CONTOUR Trenches) — ۸۷۵۸۳ عدد

۲۔	چیک ڈیم (Cheak Dams)	۵۰۰۰ عدد (۱۲۱۱۰۰۰) مکسرفٹ
۳۔	ڈسٹری بیوٹری چینل (Distributor channel)	۴۶،۴،۵۸ مکسرفٹ
۴۔	تجرباتی پلاٹس	۴ عدد
۵۔	پانی جذب کرنے کے لئے گہری نالیاں (Percolation Ditches)	۳۰۰۰ عدد
۶۔	شنگل روڈ	۱۰ میل
۷۔	پیدل راستے (Paths)	۵ میل
۸	تعمیر عمارت (ایک)	۸۰۰ مربع فٹ
۹۔	پودے لگوائی و بجائی تخم مختلف اقسام	۳۰۰۰ ایکڑ
۱۰	نرسری	ڈیڑھ لاکھ پودے
۱۱	کنواں جات برائے مشاہدہ زیر زمین پانی	۹ عدد

مندرجہ بالا کاموں کے لئے کل ستاسٹھ لاکھ انیس ہزار روپے (۶۷،۱۹،۰۰۰/-) روپے رکھے گئے تھے دو سالوں میں اس پر پچاس لاکھ دس ہزار (۵۰،۱۰،۰۰۰/-) روپے خرچ ہوئے۔

ہاں کرخسہ جنگل میں واٹرشیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ ورلڈبینک کے ماہرین نے بنایا تھا اس قسم کے کام ساری دنیا میں زیر زمین پانی میں اضافہ، سیلاب کی روک تھام اور زمین کو بردگی سے بچانے کے لئے ہوتے ہیں۔

کرخسہ واٹرشیڈ مینجمنٹ پراجیکٹ کی افادیت۔

۱۔ اس پراجیکٹ سے زیر زمین پانی میں اضافہ ہوگا۔ اس وقت بارش کا ۳۰ فیصد پانی زمین میں جذب ہوتا ہے ۴۰ فیصد بہہ جاتا ہے۔ اور ۲۵ فیصد پانی بخارات بنتا ہے۔
۲۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل سے کرخسہ نالہ، جو دس میل لمبا ہے سیلاب کی روک تھام ہوئی ہے بروری کی آبادی کو کرخسہ نالہ کے سیلاب سے جو نقصان ہوتا تھا وہ اب نہیں ہوتا۔
۳۔ زمین کے کٹاؤ کی روک تھام ہوئی ہے اور نباتات میں بہتری ہوئی ہے
۴۔ کوئٹہ کے شہریوں کے لیے تفریح کی مزید سہولتیں فراہم کی ہیں۔
۵۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔ (ضمنی سوال)

جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو عملہ بھرتی کیا گیا ہے کیا ان میں نئے لوگ لئے گئے ہیں یا محکمہ کے لوگوں کو لے کر تعینات کیا گیا ہے۔

وزیر زراعت۔

جناب اسپیکر! ضرورت کے مطابق کچھ لوگ لیئے گئے ہیں۔ جو ہم نے اپنے محکمے سے لیئے ہیں اسکے علاوہ کچھ نئے لوگ بھی لیئے گئے ہیں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

جناب والا! اگر ایڈورٹائز کیا جاتا اور نئے لوگ لئے جاتے تو بہتر ہوتا کیونکہ جب کوئی نیا ڈیپارٹمنٹ کھولتے ہیں تو اس کے لوگوں کو لے لیتے ہیں اس طرح نئے لوگ نہیں آتے۔

وزیر زراعت ۔

جناب اسپیکر ! ڈیپارٹمنٹ والوں کا کوٹہ ہوتا ہے ایڈورٹائز بھی کیا گیا تھا اسٹینڈرڈ کے مطابق جو تھے انکو لیا گیا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

کیا آپنے انٹرویو کیا تھا ؟ اشتہار دیا تھا ؟

وزیر زراعت ۔

جی ہاں جناب والا ! میرے خیال میں کیا گیا تھا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

کھوسہ صاحب کیا آپکی تسلی ہو گئی ہے ؟

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

پوسٹیں خالی ہیں مجھے پتہ نہیں ۔ انٹرویو ہو جاتا تو بہتر تھا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

کھوسہ صاحب آپ کو تیار ہو کر آنا چاہیئے تھا جب آپ ضمنی سوال کرتے ہیں تو اسکے متعلق آپ کو پورا علم ہونا چاہیئے کہ آیا انٹرویو ہوا ہے یا نہیں ۔ اسکے علاوہ آپ

تو خود بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں جب آپ سوال کرتے ہیں تو اسکے لیئے آپکو تیار ہو کر آنا چاہیئے ۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ چھوٹی موٹی آسامیاں تو غالباً پُر کی جا چکی ہیں اگر گریڈ سترہ اور اوپر کیلئے تو پبلک سروس کمیشن انٹرویو کرتا ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب والا! میں اپنے ضمنی سوال میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نرسری میں ڈیڑھ لاکھ پودے جو ہیں انہیں کون لگاتا ہے اور بلڈنگ پر جو لاگت آئی ہے وہ کیسے ادا کی گئی ہے ۔

وزیر زراعت ۔

جناب یہ پودے ہمارے محکمہ کے لوگ لگاتے ہیں اور یہ بلڈنگ ورلڈ بنک نے بنائی ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا! یہ بلڈنگ تعمیر کے لئے نامونیشن پر دی گئی ہے یا ٹینڈر کے ذریعے ٹھیکیدار کو دی گئی ہے ؟ ۔

وزیر زراعت ۔

جناب والا! یہ بلڈنگ پہلے ہی بنائی جا چکی تھی ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ اسپیکر سے مخاطب ہوکر سوال و جواب کریں یہ ایک پارلیمانی طریقہ ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

جناب والا! سوری سر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بلڈنگ کس ٹھیکیدار کو بنانے کے لیۓ دی گئی تھی ؟

وزیر زراعت ۔

جناب اسپیکر! یہ بلڈنگ پہلے ہی بنوائی جا چکی تھی ۔

مسٹر اسپیکر ۔

ممبر موصوف آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ بلڈنگ کس ٹھیکیدار نے بنائی ہے کیا اسکے لیۓ ٹینڈر ہوئے تھے یا منیفیشن پر اس کی تعمیر دی گئی تھی وغیرہ وغیرہ ۔

وزیر زراعت ۔

جناب والا! میں اس بارے میں آپ کو معلومات کرکے بتا دونگا ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :

جناب اسپیکر جب بھی ہم منسٹر صاحب سوال کرتے ہیں تو ہمیں یہی جواب دیا جاتا ہے کہ ہم ابھی تیار نہیں ہیں آئندہ سیشن میں آپکو جواب دیں گے ۔ ہمیں وزیر متعلقہ یہ یقین دلائیں کہ ہمیں آئندہ سیشن میں جواب دیا جائے گا ۔

وزیر اعلیٰ :

جناب والا ! اس بارے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بلڈنگ ورلڈ بنک نے بنائی ہے وہ کسی بلڈنگ کی تعمیر ایسے ویسے نہیں کراتے بلکہ جوان کا طریقہ کار ہے اس طرح تعمیر کراتے ہیں ۔ اگر انہیں کسی ٹھیکیدار سے تسلی نہ ہو تو وہ اسے ٹھیکہ نہیں دیتے ہیں اس طرح ورلڈ بنک اپنی پوری تسلی کے بعد بلڈنگ کا ٹھیکہ دیتے ہیں ۔ جو ٹھیکیدار حصہ لیتے ہیں ان کی بھی وہ پوری طرح جانچ پڑتال کرتے ہیں ۔ میں یہ کہونگا کہ ٹینڈر ضرور ہوئے ہونگے ۔ کس نے ٹینڈر کیا اور کس ٹھیکیدار نے کام لیا یہ تمام معلومات حاصل کرکے ممبر موصوف کو فراہم کردی جائینگی تاکہ ان کی تسلی ہو ۔

مسٹر اسپیکر :

مزید کوئی ضمنی سوال ؟ اگلا سوال

نمبر ۵۰ میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا وزیر زراعت و جنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زنگی لورہ میں عرصہ دراز سے چڑیا گھر بنا ہوا ہے ۔

ب۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس چڑیا گھر میں جانوروں اور پرندوں کی تعداد کتنی ہے نیز اس چڑیا گھر کی دیکھ بھال پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر زراعت وجنگلات۔

زنگی لورہ ایک تفریحی پارک ہے جس میں انتہائی محدود گنجائش کے مطابق کچھ جانور اور کچھ پرندے رکھے گئے ہیں۔

تعداد جانور ۱۹ عدد تعداد پرندے ۸۵ عدد انکی خوراک پر سالانہ ستائیس ہزار/ ۲۷۰۰۰ روپے خرچ ہوتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پرندوں کی دیکھ بھال پر سالانہ ستائیس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں کیا یہ ستائیس ہزار روپے اس تفریحی پارک کے لئے کم نہیں میری تجویز ہے کہ اس تفریحی پارک اور پرندوں کی دیکھ بھال کے لئے مزید رقم مخصوص کی جائے۔

وزیر زراعت وجنگلات۔

جناب والا ہم اس پر غور کر رہے ہیں، اس رقم کو بڑھا دیا جا ئیگا۔

مسٹر اسپیکر۔

کوئی اور ممبر اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

*۶۰۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

واٹر مینجمنٹ اسکیم کے تحت کتنے کام مکمل اور زیر تکمیل ہیں۔ اور ان کاموں پر کتنا خرچہ کیا گیا ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر زراعت

واٹر مینجمنٹ اسکیم پر عمل درآمد کرنے کی غرض سے صوبائی حکومت نے موجودہ مالی سال (۸۸-۱۹۸۷ء) کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تین کروڑ دس لاکھ پچاس ہزار روپے (۳،۱۰،۵۰،۰۰۰/-) مختص کئے ہیں۔ اس رقم میں سے ماہ ستمبر کے آخر تک چالیس لاکھ اسی ہزار روپے (۴۰،۸۰،۰۰۰/-) خرچ کئے جاچکے ہیں۔ اس منصوبہ پر فی الوقت تیرہ اضلاع میں کام جاری ہے۔ اس منصوبہ کو اگلے یعنی تیسرے مرحلے میں صوبے کے بقایا اضلاع میں بھی پھیلا دیا جائے گا۔

موجودہ مالی سال کے دوران تکمیل شدہ اور زیر تکمیل کاموں کی ضلع وار تفصیل ذیل ہے۔

واٹر مینجمنٹ اسکیم کے تحت ضلع وار مکمل اور زیر تکمیل کاموں کی تفصیل برائے مالی سال ۸۸-۱۹۸۷ء

ضلع وار تعداد

تفصیل	برائے مالی سال ۸۸-۱۹۸۷ء تعداد	ستمبر ۸۷ تک عملی کارکردگی (تعداد)	ستمبر ۸۷ تک خرچہ (روپے)	کوئٹہ	پشین	لورالائی	ژوب	سبی	ڈیرہ مراد جمالی	کوہلو	کچھی	قلات	چاغی	خضدار	اوتھل	تربت
پانی کی نالیوں کی پختگی (پختگی) خرچہ	۷۵	۳۲	۲۱,۸۹,۹۱۱/-	۸ ۳,۳۹,۸۰۸/-	۸ ۳,۲۱,۱۴۳/-	۸ ۱,۶۹,۲۸۰/-	۵ —	۷ ۱,۰۹,۳۲۲/-	۵ ۳,۸۷,۱۳۰/-	۳ —	۵ —	۸ ۳,۳۱,۸۸۴/-	۳ ۳,۲۹,۴۳۲/-	۵ ۹۷,۸۰۰/-	۵ —	۵ ۶۹,۱۶۲/-
پانی کی نالیوں کی درستگی (کچی نالیاں) خرچہ	۲۰	۸	— ۵۶,۲۰۱/-	— —	— —	— —	— —	— —	۳۰ ۵۶,۲۰۱/-	— —	— —	— —	— —	— —	— —	— —
پختہ تالابوں کی تعمیر خرچہ	۲۰	۵۷	۱۴,۸۲,۰۰۰/-	۱۰ ۲,۴۰,۰۰۰/-	۱۷ ۴,۹۳,۰۰۰/-	۱۰ ۲,۲۰,۰۰۰/-	۴ ۱,۰۴,۰۰۰/-	۶ ۱,۵۶,۰۰۰/-	— —	— —	۱ ۲۲,۰۰۰/-	۶ ۷۵,۲۰۰/-	۲ ۵۴,۰۰۰/-	۱ ۲۶,۰۰۰/-	— —	— —
کھیتوں کی ہمواری	۶۰۰ ایکڑ	—	—	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۱۰	۵۰	۶۰	۴۰	۳۰	۳۰	۲۰
نمائشی پلاٹ	۶۵	—	—	۸	۱۰	۱۰	۵	۸	۱۰	۳	۱۰	۱۰	۶	۶	۵	۴

مقرر کردہ ہدف سے زیادہ پختہ تالاب تعمیر کئے گئے۔

مسٹر اسپیکر ۔

میرے خیال میں تفصیل پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جواب آپکے سامنے ہے جو ضمنی سوال کرنا ہو تو وہ آپ کریں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

ضمنی سوال جواب میں جو تین کروڑ دس لاکھ پچاس ہزار روپے کا خرچ بتایا گیا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں اس میں ضلع خاران کو بھی شامل کر لیا گیا ہے ۔؟

وزیر زراعت

اس سال تو کام شروع ہو گیا ہے اگلے سال سے خاران کو بھی شامل کر دیں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

کیا ضمانت ہے کہ اگلے سال خاران کو بھی شامل کریں گے کیونکہ آجکل تو سفارشوں کا زور ہے ؟

وزیر زراعت ۔

میں نے کہہ دیا ہے کہ خاران کو بھی شامل کریں گے موت اور زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ضرور شامل کر دیں گے ۔

مسٹر اسپیکر۔

ارباب صاحب آئندہ آپ کا زیادہ خیال رکھیں گے کیونکہ آپ نے بتا دیا ہے۔ اب آپ اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

٭ ۷۹۹۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۵ تا ۱۹۸۷ کے دوران بیرون ملک سے کتنی فریزن گائیں / بھینس درآمد کی گئی ہیں۔ اور کن کن اضلاع میں بھیجی گئی ہیں۔

(ب) اس وقت ہر ڈیری فارم میں زندہ گائیں اور بھینس کی تعداد کتنی ہے نیز کتنی گائیں / بھینس مر چکی ہیں۔ ان کی تعداد بھی بتلائی جائے۔

(ج) فی گائے / بھینس پر کتنا خرچہ آیا ہے سالانہ منافع / نقصان کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر امور و پرورش حیوانات۔

(الف) سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے دوران بیرون ملک (ڈنمارک) سے ۲۴۵ فریزین نسل کی گائیاں درآمد کی گئی ہیں۔

یہ واضح رہے۔ کہ کوئی بھینس بیرون ملک سے درآمد نہیں کی گئی۔

یہ گائیاں مندرجہ ذیل اضلاع میں سرکاری ڈیری فارموں میں بھیجی گئی ہیں۔

۱۔ کوئٹہ : ۲۰۷ گائیاں

۲۔ پشین : ۱۲ "

۳۔ خضدار : ۱۲ "

۴۔ مستونگ : ۶ "

۵۔ لورالائی : ۸ گائیاں

(ب) اس وقت سرکاری ڈیری فارموں میں کوئی بھینس نہیں پالی جارہی۔ ان فارموں میں زندہ گائیوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

نام ڈیری فارم	بیل	گائے	نر بچھڑے	مادہ بچھڑیاں	شیر خوار بچھڑے	شیر خوار مادہ بچھڑیاں	میزان
۱۔ کوئٹہ	–	۳۲۷	۱۰	۱۵۰	۱۵	۳۰	= ۵۳۲
۲۔ مستونگ	۱	۲۹	۲	۲۹	۵	۶	= ۷۲
۳۔ پشین	–	۳۸	–	۲۲	–	–	= ۶۰
۴۔ کوہلو	۱	۴۱	۵	۱۴	۲	۲	= ۶۵
۵۔ خضدار	۲	۳۶	–	۲۷	۲	۸	= ۷۵
۶۔ لورالائی	–	۴۲	–	۵۵	–	۶ (گھوڑا)	= ۱۰۴
میزان۔	۴	۵۱۳	۱۷	۲۹۷	۲۴	۶ ۱	۹۰۸

ان فارموں میں سنہ ۱۹۸۵-۸۶ء اور سنہ ۱۹۸۶-۸۷ء میں مرنے والی گائیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام ڈیری فارم	سنہ ۱۹۸۵-۸۶ء	سنہ ۱۹۸۶-۸۷ء
۱۔ کوئٹہ	۲۴	۳۷
۲۔ پشین	–	۱
۳۔ خضدار	۱۲	۲
۴۔ مستونگ	۴	۱
۵۔ لورالائی	۴	۳
۶۔ کوہلو	۳	۲

(ج) فی گائے سالانہ خرچہ بشمول عملہ کی تنخواہ، خوراک، بجلی، مرمت، اور متفرق اخراجات مبلغ -/۱۴۰۸۷ روپے آتا ہے۔ جبکہ فی گائے صرف خوراک کا سالانہ خرچ -/۹۰۴۰ روپے ہے سالانہ منافع / نقصان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- خرچہ ۸۷-۱۹۸۶ء : -/۱,۲۷,۹۱,۳۳۴

- آمدن : ۸۷-۱۹۸۶ء : -/۶۶,۷۷,۶۸۲

سرکاری ڈیری فارموں کے قیام کا مقصد آمدنی حاصل کرنے کے علاوہ صوبہ میں موجود دیسی نسل کی کم پیداواری صلاحیت رکھنے والی گائیوں کی نسل کو بہتر بنانا ہے۔ اس مقصد کے لئے صوبہ میں رعایتی قیمتوں پر ۱۰۹۶ گائیاں اور بچھڑے زمینداروں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اس وقت ۱۰۰۰۰ سے زیادہ دوغلی نسل کے بہتر پیداواری صلاحیت کے حامل جانور زمینداروں کی ملکیت بن چکے ہیں۔ جس سے صوبہ میں دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اور ان کی آمدنی میں اضافہ کا باعث بنا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

ضمنی سوال میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ سرکاری ڈیری فارموں پر اتنی گائے بھینسیں ہیں اور ڈیڑھ سو غیر ملک سے منگوائی گئی ہیں کیا کوئی خارش کے لئے بھی ہے ۔؟

آغا عبدالظاہر۔

جناب والا! کسی ممبر کو وزیر صاحب سے براہ راست مخاطب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ آپ سے اجازت لے کر بات کرنا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر ۔

میں تو تمام ممبران کو بار بار یہی کہتا رہا ہوں کہ آپس میں مخاطب نہ ہوں ۔ بلکہ اسپیکر کو مخاطب کر کے بات کریں ۔

وزیر امور پرورش حیوانات ۔

جناب اسپیکر ! ان کا سوال سمجھ میں نہیں آیا ہے وہ دوبارہ دہرائیں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

میرا مطلب یہ ہے کہ مال مویشی کی جگہ خاران بھی ہے ان سرکاری فارموں سے مویشی خاران کو بھی دیئے جائیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

ایک بھینس ان کو بھی دے دیں ۔

وزیر امور پروش حیوانات ۔

آپ کو بھی دے دیں گے ۔

***٥٩٥ ۔ مسٹر ارجن داس بگٹی ۔**

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے بعض اضلاع میں سخت سردی پڑتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سخت سردی کی وجہ سے بعض قسم کے پودوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو پودوں کی حفاظت کے لئے اور ان کو سردی سے بچانے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

وزیر زراعت۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ پودوں کو سخت سردی کی وجہ سے نقصان پہنچتا ہے۔

(ج) عام طور پر پودے موسمی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے لگائے جاتے ہیں۔ البتہ غیر معمولی سردی پڑنے پر پودوں کو یقینی طور پر نقصان پہنچتا ہے اور پودوں کو سردی سے بچانے کے لئے محکمہ موسمیات کی بر وقت پیشگوئی انتہائی ضروری ہے۔ جو کہ یہاں میسر نہیں۔ دوسرے پودوں کو سردی سے بچانے کے لئے اس سائنسی دور میں طریقے موجود ہیں۔ مگر وہ اس قدر مہنگے ہیں جو کہ عام زمیندار کے اختیار میں نہیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (ضمنی سوال)

جناب اسپیکر صاحب! وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے سردی سے پودوں کو بچانے کے طریقے اس قدر مہنگے ہیں جو عام زمیندار کے اختیار میں نہیں ہیں تو کیا حکومت ان کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟۔

وزیر زراعت۔

جناب اسپیکر صاحب! نرسری قائم کرنے اور دیگر پودوں کو بچانے پہ کافی خرچ

آتا ہے حکومت کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ پودوں کے بچاؤ پر اتنا رقم خرچ کر سکے

مسٹر ارجن داس بگٹی

جناب اسپیکر صاحب! وزیر صاحب اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں یہ پودے ہمارے صوبائی اور قومی دولت ہے اس پہ اگر وہ توجہ دیں تو اس سے کافی آمدن بھی ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

کم از کم جڑی بوٹیوں کو تو بچایا جائے۔

وزیر زراعت ر

کچھ بوٹیوں کو بچایا تو جا رہا ہے حکومت توجہ دے رہی ہے،

مسٹر ارجن داس بگٹی ر

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کن جڑی بوٹیوں کو بچایا جا رہا ہے؟

وزیر زراعت ر

اگر ممبر صاحب ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں کہ ان جڑی بوٹیوں کا نام تو مجھے نہیں آتا ہے کیونکہ میں نے حکمت تو نہیں کی ہے۔

مسٹر اسپیکر ر آپ کو ارجن داس صاحب کی خدمات حاصل کرنی چاہیئے۔

وزیر زراعت ۔

اگر وہ دعوت دیں گے تو ان کے ساتھ پہاڑوں پر جائیں گے اور دیکھ لیں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی

جناب اسپیکر ! جب ہم غیر ملکی دورے پر ان کے ساتھ عربستان گئے تھے انہوں نے وہاں پر زراعت کو دیکھا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں بلوچستان میں جا کر اس پر عمل کرونگا وہاں پر تو انہوں نے یہ بات کی تھی اب کہتے ہیں ان کے پاس وسائل نہیں ہیں ۔ اب وسائل آپ کے پاس کہاں گئے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ ہر ضلع کے لئے پروگرام بنائیں اور جہاں ضروری ہو تو ارجن داس صاحب اور نوشیروانی صاحب کو بھی شامل کر لیں ۔

وزیر زراعت ۔

بنالیں گے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

فنڈز ہم کہاں سے دیں یہ منسٹری ہمیں دے دیں ہم ان کو فنڈز دے دیں گے اگر انہیں فنڈز کی ضرورت ہے ۔

وزیر زراعت

پودوں کی حفاظت کا بندوبست کریں گے شکریہ آپ تو فراخ دلی سے کام لے رہے ہیں

مسٹر اسپیکر

یہ منسٹری تو نہیں دیتے ہیں

اگلا سوال مسٹر اقبال کھوسہ صاحب کا ہے ۔ (قہقہے)

*۔ ۱۲۵۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

کیا وزیر زراعت و جنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے سال رواں کے دوران ایک نیا محکمہ جنگلات تشکیل دیا ہے اس محکمہ کے لئے گریڈ ۱ تا ۲۰ تک کی کل کتنی آسامیاں منظور کی گئی اور اب تک کسقدر عملہ بھرتی کیا گیا اور کسقدر آسامیاں خالی ہیں ۔تفصیلات سے آگاہ کریں۔

وزیر زراعت ۔

حکومت بلوچستان نے سال رواں میں سیکرٹری جنگلات کی علیحدہ آسامی تشکیل دی ہے اور اس دفتر کے لئے گریڈ (I) تا (۲۰) تک کل چوبیس (۲۴) آسامیاں منظور کی گئی ہیں ۔ مندرجہ بالا آسامیوں پر محکمہ ملازمت ہا عمومی نظم و نسق نے درج ذیل تعیناتی عمل میں لائی ہے ۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ
۱-	سیکرٹری جنگلات	۱	(۲۰) تعیناتی ہو گئی ہے۔
۲-	ڈپٹی سیکرٹری جنگلات	۱	(۱۸) ــــ " ــــ
۳-	سیکشن آفیسر	۱	(۱۷) ــــ " ــــ
۴-	سیکشن آفیسر	۱	(۱۷) ــــ " ــــ
۵-	سپرنٹنڈنٹ	۱	(۱۶) خالی ہے
۶-	اسسٹنٹ دو	۲	(۱۱) تعیناتی ہو گئی ہے
۷-	اسسٹنٹ ڈکیٹیٹر	۱	(۱۱) خالی ہے
۸-	سٹینو گرافر	۱	(۱۵) خالی ہے
۹-	سٹینو گرافر	۲	(۱۲) خالی ہے
۱۰-	جونیئر کلرک	۳	(۵) تعیناتی ہو گئی ہے
۱۱-	نائب قاصد	۵	(۱) دو آسامی پر تعیناتی ہو گئی ہے اور تین آسامی خالی ہیں۔
۱۲-	دفتری	۱	(۱) خالی ہے
۱۳-	ڈاک رساں	۱	(۱) خالی ہے
۱۴-	ڈرائیور	۱	(۴) خالی ہے

وزیر زراعت:
جناب اسپیکر! جو نہیں ہوئیں اب کر دی جائیں گی۔ البتہ گریڈ سترہ کی آسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے باقاعدہ اخبارات مشتہر کی جاتی ہے ان کے لئے انٹرویو ہوتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:
اگلا سوال بھی مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

*٦٢٧۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر زراعت و امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا درست ہے کہ کیٹل فارم اوستہ محمد میں نئی نسل کی گائیں، بھیڑیں اور مرغیاں موجود ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ فارم سے گذشتہ سال افزائش نسل کے لئے کس قدر بچھڑے، بھیڑیں اور مرغیاں تقسیم کئے گئے، نیز دودھ انڈوں، بچھڑوں اور مرغیوں سے کس قدر آمدنی ہوئی۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔

وزیر امور پرورش حیوانات۔

(الف) فارم پر نئی نسل کی گائیاں، بھیڑیں اور مرغیاں نہیں پالی جارہی ہیں بلکہ فارم پر شروع ہی سے بھاگناڑی نسل کی گائیاں اور بلوچی نسل کی بھیڑیں پالی جارہی ہیں۔ اس کے علاوہ سنہ ۱۹۸۶ء سے ٹیڈی نسل کی بکریاں رکھی گئی ہیں۔

(ب) ۸۷-۱۹۸۶ء کے دوران سبی، کچھی اور نصیر آباد کے اضلاع کے مالداروں میں برائے نسل کشی، ۲۱۶ بچھڑے تقسیم کئے گئے۔ مختلف ذرائع سے آمدنی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) بچھڑوں کی فروخت سے — ۱,۷۶,۸۳۰ روپیہ
(۲) دنبوں کی فروخت سے — ۱,۲۴,۰۸۲ 〃
(۳) بکریوں کی فروخت سے — ۴۲,۱۳۹ 〃
(۴) دودھ کی فروخت سے — ۱,۳۰,۱۵۰ 〃

مسٹر اسپیکر۔

اگلا سوال

*۶۳۱۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت ھر سال مختلف اضلاع میں زرعی نمائشوں کا اہتمام کرتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زراعت ضلع نصیر آباد میں بھی زرعی نمائش کے انعقاد پر غور کرے گا تاکہ اس علاقے کے زمینداروں کو بھی جدید زرعی آلات سے روشناس کرایا جا سکے۔

وزیر زراعت۔

(الف) جی ہاں پچھلے مالی سال کے اختتام تک محکمہ زراعت کوئٹہ، سبی، حب، زیارت اور تربت کے مقامات پر زرعی نمائش منعقد کرتا رہا ہے۔

(ب) حکومت سے فنڈز کے بارے میں رجوع کیا گیا ہے۔ جب فنڈز مل جائیں گے تو ضلع نصیر آباد میں بھی زرعی نمائش منعقد کی جائے گی۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ

جناب والا! نصیر آباد ایک زرعی علاقہ ہے لیکن حال وہاں پہ کوئی بھی نمائش منعقد نہیں کرائی گئی جیسا کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں فنڈز ملیں گے تو وہاں نمائش منعقد کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس پہ زیادہ توجہ دیں گے تاکہ زرعی نمائش منعقد ہو سکے۔

وزیر زراعت ۔

جناب اسپیکر ! انشاءاللہ ضرور کرینگے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اب میں مسٹر نصیر احمد باچا صاحب سے کہونگا کہ وہ اپنا سوال دریافت کریں ۔

*۶۷۳۔ مسٹر نصیر احمد باچا۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق ہر ضلع میں موجود بلڈوزر اس ضلع کے ایم پی اے کو مساوی بنیاد پر مہیا کئے جائیں گے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع پشین کے ہر ایم پی اے کو کتنے بلڈوزر دیئے گئے ہیں ۔تفصیل دی جائے ۔

وزیر زراعت۔

(الف) جی ہاں ! یہ درست ہے ۔اس بارے میں محکمہ زرعی انجنیئرنگ کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں ۔

(ب) ضلع پشین میں اس وقت ہر ایم پی اے کے پاس درج ذیل بلڈوزر ہیں ۔

نمبر شمار	حلقہ نمبر	نام ایم پی اے	بلڈوزروں کی تعداد	بلڈوزر گھنٹے
۱	پی بی ۵ / پشین ۱	جناب سردار خیر محمد خان ترین	۲	۹۹۸۰

۲	پی بی ع ۶ / پشین ع ۲	جناب ملک محمد یوسف پیر علی زئی	۲	۷۰۵۰
۳	پی بی ع ۷ / پشین ع ۳	جناب ملک سرور خان کاکڑ	۸	۱۸۵۵۹
۴	پی بی ع ۸ / پشین ع ۴	جناب نصیر احمد باچا	۱	۸۹۸۰

ضلع پشین کے ۲ بلڈوزر کوئٹہ ورکشاپ میں زیر مرمت ہیں بحکم جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان ہر ایم پی اے کو مساوی بلڈوزر مل جائیں گے مگر حکم پر عملدرآمد ہونے میں کچھ وقت لگ جائیگا۔

مسٹر نصیر احمد باچا۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر منسٹر صاحب نے جواب بالکل غلط دیا ہے۔ یہاں لسٹ میں دیکھیں یہاں لکھا ہے کہ سردار خیر محمد خان ترین کے نام دو بلڈوزر لیکن سردار صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکو ایک بلڈوزر بھی نہیں ملا اسیطرح ملک محمد یوسف صاحب کے نام دو بلڈوزر لکھے گئے ہیں میں نے ان سے پوچھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے صرف ایک بلڈوزر ملا ہے اسیطرح حاجی محمد شاہ مردان زئی صاحب کہتے ہیں کہ وہاں پر ایک بلڈوزر بھی نہیں رجناب والا! یہ ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی ہے جام صاحب کے حکم کے مطابق ہمیں ابھی تک مساوی بلڈوزر نہیں ملے ہیں ـ ـ ـ ـ

سردار خیر محمد خان ترین ۔

غلط جواب دیا گیا ہے ـ ـ ـ ـ

مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل ؛

یہ کب تک مساوی بلڈوزر ملیں گے ۔

مسٹر اسپیکر ؛

سردار صاحب اور تمام حضرات بیٹھ جائیں کیونکہ نصیر باچا صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

سردار خیر محمد خان ترین ؛

جب نصیر باچا کھڑا ہو کر بول سکتا ہے تو میں بھی بات کر سکتا ہوں ؛

مسٹر اسپیکر

یہ اسمبلی کی روایات کے خلاف ہے آپکی باری آنے پر جواب دیا جائیگا اگر دو تین ممبر صاحبان ایک ساتھ کھڑے ہو کر بات کریں تو صحیح نہیں وزیر زراعت اپنا جواب دیں

مسٹر نصیر احمد باچا ؛

جناب والا ! آپ جام صاحب کے حق میں ہیں چار یا پانچ مہینے ہوتے ہیں ۔۔۔۔

وزیر زراعت ؛

جناب اسپیکر ! یہاں جواب میں صاف بتایا گیا ہے کہ دو دو بلڈوزر دیئے گئے ہیں دو ورکشاپ میں خراب پڑے ہوئے ہیں ۔

دو دو عدد بلڈوزر ہر ایک کو دیئے گئے ہیں اور کچھ بھی دیا گیا ہے اسکے علاوہ دو ورکشاپ میں پڑے ہیں یہ خراب بھی ہو جاتے ہیں یہ بالکل صحیح ہے کہ وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق لوگوں کو بلڈوزر دیئے گئے ہیں تین بلڈوزر ان پہ کام کر رہے ہیں تین پراجیکٹ پہ کام کر رہے ہیں جبکہ دو آپ کے ساتھ ہیں ۔

مسٹر نصیر احمد باچا ۔

جناب اسپیکر! یہاں جواب میں لکھا ہے کہ ان پانچوں کو بلڈوزر دیئے گئے ہیں اسکے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ جام صاحب کے حکم پر عملدرآمد پر کچھ وقت لگے گا ۔ ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ وقت کتنا ہوگا ۔ ؟ کیا ۱۹۹۰ء سے پہلے ہمیں بلڈوزر مل جائیں گے ۔ یا اس کے بعد ؟

وزیر زراعت ۔

جناب اسپیکر صاحب! محترم ممبر صاحب کو انشاءاللہ بہت جلد مل جائیں گے ۔

مسٹر نصیر احمد باچا ۔

کیا آپ ہمیں تاریخ دینگے ؟ تاکہ ہم اس تاریخ کا انتظار کریں ۔ پھر ہم کو تسلی ہو گی ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ آپس میں باتیں نہ کریں بلکہ اسپیکر کو مخاطب کر کے بات کریں ۔

مسٹر نصیر احمد باچا ۔

جناب اسپیکر! آپ منسٹر صاحب کے حق میں ہیں دوسری طرف لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہے

ہمارا بلڈوزر۔ ہم کہتے ہیں کہ جام صاحب نے وعدہ کیا ہوا ہے آرڈر بھی دیا ہے۔ جناب اسپیکر ہم آپ کی بڑی عزت کرتے ہیں آپ اور منسٹر صاحب ہمارے ساتھ سراسر ناانصافی کرتے ہیں ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ (تالیاں)

وزیر زراعت۔

جناب اسپیکر! میں تو یہ نہیں کہتا۔ بلکہ یہ سراسر الزام لگا رہے ہیں میں نے بتا دیا ہے کہ دو خراب ہیں دو آپکے پاس ہیں تین ادھر ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر نصیر احمد باچار

اگر دو خراب ہے تو مجھے بتایا جائے کہ وہ کہاں ہیں ہمیں بتائیں کس مستری کے پاس مرمت کے لئے کھڑے ہیں۔ ؟

مسٹر اسپیکر۔

آپ اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

وزیر زراعت۔

جناب اسپیکر! ایم پی اے ہاورز کے لئے جن علاقوں میں بلڈوزر دیئے گئے ہیں۔ وہاں پر ایسے بلڈوزر بھی ہیں جنہیں وہ مرمت کے لئے بھی نہیں آنے دیتے۔

مسٹر نصیر احمد باچار

آپکے پاس آٹھ بلڈوزر ہیں ان میں سے تین ہمیں ملیں گے مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ کہاں

کھڑے ہیں مجھے آپ یہ بتادیں تو میں بیٹھ جاؤں گا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

میں بار بار کہہ رہا ہوں آپ ایوان کے وقار کا خیال رکھیں ۔

سردار نواب خان ترین ۔

جناب اسپیکر! ضلع زیارت کے تین بلڈوزر ضلع پشین کے پاس ہیں سب سے پہلے تو ہمارے ان بلڈوزروں کو ان سے واپس لے کر ہمیں دیا جائے اس کے بعد انکی تقسیم کا سلسلہ جاری رکھیں ۔

وزیر زراعت ۔

جناب اسپیکر ۔ یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اب ہر ایک کو تین تین بلڈوزر ملیں گے انشاءاللہ ۔

ملک گل زمان کاسی ۔

جناب والا! کوئٹہ کے بلڈوزر بھی کہیں گم ہو گئے ہیں میں نے بھی پانچ سو گھنٹے کوئٹہ کے لئے دیئے تھے لیکن ابھی تک نہیں ملے ۔ جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے بھی بلڈوزر کے لئے میرے پانچسو گھنٹے ہیں انہوں نے مجھے یہ گھنٹے ابھی تک نہیں دیئے ۔ کوئٹہ کے بلڈوزر کہاں گئے ۔ ؟

وزیر زراعت ۔

جناب والا! یہ سب پرانے بلڈوزر ہیں اس میں کچھ خراب بھی ہیں کچھ مرمت کے لئے

کھڑے ہیں جب ہمارے پاس مزید آئیں گے تو سب کو مل جائیں گے ۔

ملک گل زمان خان کاسی

جناب والا! ہم یہاں پر بند باندھنا چاہتے ہیں لہٰذا میں نے پانچسو گھنٹے کے لئے بلڈوزر مانگا تھا۔ جو مجھے ابھی تک نہیں ملا۔

وزیر زراعت۔

جناب اسپیکر میں ممبر موصوف سے یہ کہونگا کہ انہیں انشاءاللہ بارشوں سے پہلے بلڈوزر مل جائیگا۔

ملک محمد یوسف اچکزئی۔

جناب والا! وزیر صاحب نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ انہوں نے مجھے دو بلڈوزر دیئے ہیں جبکہ میرے پاس ایک بلڈوزر ہے جو ممبر یا منسٹر اس کے معائنہ کرنا چاہتا ہے میں اس کے لئے تیار ہوں۔ یہاں افسوس اس بات کا ہے کہ ہم پارلیمنٹ کے ممبر ہوتے ہوئے بھی پارلیمنٹ کے آداب سے بے خبر ہیں ہم سب رپورٹیں غلط دیتے ہیں اور اگر یہ غلط ثابت ہوا کہ میرے پاس ایک بلڈوزر نہیں دو بلڈوزر ہیں تو میں اسمبلی کی نشست سے استعفیٰ دے دونگا اور اگر ان کے متعلق یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے غلط رپورٹ دی ہے تو پھر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ کیونکہ غلط رپورٹ دینا بھی جرم ہے اگر ایسا ہے تو پھر اس جرم کی سزا ہونی چاہیئے۔ (تالیاں) جناب اسپیکر لہٰذا اس کے لئے بھی قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جون کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا

کہ بلڈوزر کی تقسیم ایم پی اے صاحبان کی تعداد کے مطابق کی جائے گی ۔ جون سے اب تک چار ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے ۔ اس چار مہینے میں ابھی تک کچھ نہیں ہوا ۔ زمیندار بلڈوزر مانگ رہے ہیں ان کے پاس گھنٹے موجود ہیں اس کے علاوہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب بھی اپنے دوروں میں وہاں پر بلڈوزر کا اعلان کرتے رہے ہیں اور گورنر صاحب بھی بلڈوزوں کے گھنٹوں کا اعلان کرتے رہے ہیں ۔ اس طرح جن گھنٹوں کا اعلان وزیر اعلیٰ صاحب اور گورنر صاحب نے کیا ہے وہ تو ابھی تک ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں مجھے ایک بلڈوزر دیا گیا ہے ہیں۔ نے جب بھی اس سلسلہ میں محکمہ سے بات کی تو محکمہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور ڈیپارٹمنٹ کوئی ر ایکشن ہی نہیں لیتا اور وہ ایم پی اے صاحبان کو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے کہ آیا وہ بھی اسمبلی کا کوئی نمائندہ ہے یا نہیں اگر آپ اس کا ثبوت چاہتے ہیں تو میں اسکا ثبوت بھی دینے کو تیار ہوں ۔ اگر اس کے لئے آپ کوئی کمیٹی مقرر کریں تو میں اس کے لیے بھی تیار ہوں ۔

آغا عبدالظاہر ۔

جناب والا ! ممبر موصوف کو ضمنی سوال کرنا چاہیئے ۔ تقریر نہیں ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی ۔

جناب والا ! بلڈوزر کی بات ہو رہی ہے میں نے بھی بلڈوزر کی بات کی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ ضمنی سوال کریں تقریر نہیں ۔ اس مسئلہ کے اور بھی طریقے ہیں ۔ اگر آپ یہ سمجھتے

ہیں کہ آپکا استحقاق مجروح ہوا ہے تو اسمبلی قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اس کے لئے تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں ۔

ملک محمد یوسف اچکزئی ۔

جناب والا ! اگر آپ اجازت دیں گے تو ہم تحریک استحقاق پیش کر دینگے لیکن یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ممبران اسمبلی کا احترام تو کریں میں جام صاحب سے گذارش کرونگا کہ ہمارے مسائل کا حل میرے خیال میں ارباب صاحب کے پاس نہیں اگر وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے مسئلہ کو حل کریں تو بہتر ہے ۔

وزیر زراعت

جناب والا ! ہمیں امید ہے کہ جلد ہمارا مزید بلڈوزر آجائیں گے تو تمام ممبران کو تین تین بلڈوزر کی بجائے ایک ایک مزید بھی مل جائے گا اسطرح انکا کام ہو جائے گا حکومت بھی اس پر کام کر رہی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

میں وزیر زراعت سے کہونگا کہ وہ ممبر موصوف کا خاص خیال رکھا کریں ۔

وزیر زراعت ۔

جناب والا ! ہم اپنے ممبران کا پورا خیال رکھتے ہیں بلڈوزر انہیں انشاءاللہ جلد مل جائینگے ۔

مسٹر نصیر احمد باچار

جناب والا! بلڈوزر کب اور کس مہینے میں آئیں گے ہمیں اس بارے میں صحیح اور مفصل تبلائیے؟

مسٹر اسپیکر۔

آپ اس اسمبلی کا احترام ملحوظ رکھیں یہ اسمبلی ہے جبرگہ ہال نہیں ہمیں اسکا احترام کرنا چاہیئے۔

وزیر زراعت۔

جناب والا! بلڈوزروں کو پہنچنے دیں آنے پر آپ ممبران کو مل جائیں گے۔ نہ ملیں تو آپ ہم سے شکایت کریں۔

مسٹر اسپیکر۔

جام صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! میں نے وزیر موصوف سے کہا تھا کہ جس قدر بلڈوزر ہیں چاہے وہ اچھے ہیں یا ناکارہ ہر ضلع کو ہر ممبر کو ان کی تعداد کے تناسب سے دیئے جائیں اور جو بلڈوزر ورکنگ کنڈیشن میں ہیں وہ بھی ممبران میں تقسیم کئے جائیں تاکہ اس قسم کے اعتراضات نہ ہوں۔ جہاں تک بلڈوزروں کا تعلق ہے بعض مرتبہ ایم پی اے گھنٹے نہیں لیتے ہیں تو پھر

بلڈوزر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب جیسے بابا جان اور دوسرے ممبران نے فرمایا ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ وہ اپنے محکمہ کو آج ہی تحریر کریں کہ بلڈوزروں کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اس کے مطابق اسے حل کیا جائے اس کے علاوہ میں یہ بھی کہوں گا کہ اسمبلی میں آنا اور پھر یہاں اس طرح کی باتیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی اچھی بات نہیں ہے ویسے ہمارے ممبران حضرات کا بھی کہنا درست ہے کہ ہمیں اس قسم کی کوئی تفریق پیدا نہیں کرنی چاہیئے۔ میں جس علاقے میں جاتا ہوں تو ممبران کا مطالبہ وہی بلڈوزر ہوتے ہیں۔ وزیر صاحب نے میرے لئے کوئی خاص بلڈوزر نہیں رکھا ہے اور نہ ہی میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ وہ میرے لئے کوئی خاص بلڈوزر رکھیں۔ جب میں دوروں پہ جاتا ہوں اور جن علاقوں میں بھی گیا ہوں تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ ان علاقوں میں یہی بلڈوزر استعمال کیئے جاتے ہیں مجھے امید ہے کہ میری اس وضاحت سے ممبران مطمئن ہو گئے ہونگے۔ اور وزیر موصوف بھی اس کے لئے آج ہی محکمہ کو احکامات جاری کریں گے کہ ممبران اسمبلی میں بلڈوزر مساوی تقسیم کئے جائیں گے۔ تاکہ یہاں پہ کسی بھی ممبر کو کسی قسم کا اعتراض نہ ہو۔ جہاں تک نئے بلڈوزروں کا تعلق ہے تو میری یہ کوشش ہے کہ بلڈوزر جلد پہنچیں اور علاقوں میں مساوی تقسیم ہوں۔ مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب اس بارے میں محکمہ کو یہ ہدایت دیں گے اس کے بعد کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

وزیر زراعت:

جناب والا! ایسا ہی ہوگا احکامات جاری کیئے جا رہے ہیں اس وقت بلڈوزروں کی تعداد ہمارے پاس باسٹھ ہے اور ہم نے تین تین دینے ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ میرے خیال میں چیف منسٹر کی یقین دہانی کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی۔

ملک گل زمان کاسی

جناب والا! جام صاحب نے اعلان کیا ہے رلیکن اب منسٹر صاحب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ممبران کو تین تین بلڈوزر ملے ہیں رمیں نے پانچسو گھنٹوں کی ڈیمانڈ کی ہے جس کے لئے منسٹر نے ابھی تک ہمیں بلڈوزر نہیں دیا ہے رتو وہ اب کیوں کہتے ہیں کہ ممبران کو تین تین بلڈوزر دیئے ہیں اس بات سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ تشریف رکھیں اس سے متعلق جواب ہاؤس میں دیا جا چکا ہے ۔
اگلا سوال میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب کا ہے ۔

٭ ۶۸۸۔ میر نبی بخش خان کھوسہ ۔

(سردار نواب خان ترین نے دریافت کیا)

کیا وزیر زراعت وجنگلات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات حکومت بلوچستان یو۔ ایس ایڈ (U-S.AiD) کے تعاون سے مختلف اضلاع میں شجرکاری کر رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع نصیر آباد کے کن کن علاقوں میں جنگلات لگائے جا رہے ہیں نیز یہ بھی بتایا جائے ۔ کہ ضلع نصیر آباد کے کن سیم وتھور زدہ علاقوں میں شجرکاری کی گئی اور کن علاقوں میں کرنا باقی ہے ۔

(ج) یو ایس ایڈ کے تحت کس قدر عملہ بھرتی کیا گیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے ۔

وزیر زراعت و جنگلات۔

(الف) یہ درست نہیں ہے۔

یو۔ ایس۔ ایڈ اور محکمہ جنگلات کے باہمی تعاون اور امداد سے اس وقت صرف ضلع نصیر آباد کے زمینداروں کی زمینوں پر زمیندار خود شجر کاری کر رہے ہیں۔ محکمہ جنگلات زمینداروں کو نرسری لگانے اور پھر ان زمینداروں سے پودے خرید کر دوسرے زمینداروں کو مفت فراہم کرتا ہے۔ اور پودے لگانے کی تکنیکی امداد اور راہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ محکمہ جنگلات بذاتِ خود یو۔ ایس۔ ایڈ کی سکیم کے تحت براہِ راست شجر کاری نہیں کر رہا ہے۔ مزید براں کہ یہ کام صرف ضلع نصیر آباد میں ہو رہا ہے اور بلوچستان کے کسی اور ضلع میں یہ کام نہیں ہو رہا ہے۔

(ب) ضلع نصیر آباد کی تحصیل اوستہ محمد، جھٹ پٹ اور ڈیرہ مراد جمالی میں زمیندار اپنی زمینوں میں یو۔ ایس۔ ایڈ کے تحت شجر کاری کر رہے ہیں۔ یو۔ ایس۔ ایڈ کے تحت محکمہ جنگلات خود نہ تو کسی علاقے میں اور نہ ہی سیم وتھور زدہ علاقوں میں شجر کاری کر رہا ہے۔

(ج) ضلع نصیر آباد میں یو۔ ایس۔ ایڈ کے کام کیلئے مندرجہ ذیل عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔

۱۔ جیپ ڈرائیور = ۵
۲۔ ٹریکٹر ڈرائیور = ۱
۳۔ فارسٹ گارڈ = ۳
۴۔ مالی = ۴
۵۔ نائب قاصد = ۷
۶۔ چوکیدار = ۲

کل عملہ = ۲۲ افراد

مسٹر اسپیکر۔

کوئی ضمنی سوال؟

آغا عبدالظاہر ۔

جناب اسپیکر! آپ اس سے اندازہ لگا لیں کہ یہ موجودہ حکومت اس ایوان کا کتنا احترام کرتی ہے کہ مسز فضیلہ عالیانی نے ایک سوال نمبر ۳۴۵ ایوان کو بھیجا تھا جس کا جواب ایک سال سے نہیں آیا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آپ کس پوائنٹ پر بول رہے ہیں ۔

آغا عبدالظاہر ۔

جناب والا! میں ایسے ہی بول رہا ہوں آپ اس کو نکتہ اعتراض یا پوائنٹ آف انفارمیشن سمجھ لیں ۔ میں نے کہا ہے کہ ۱۹؍اکتوبر ۱۹۸۶ء کو ایک سوال مسز فضیلہ عالیانی نے اس ایوان کو ارسال کیا تھا جس کا نمبر ۳۴۵ تھا جس کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے اور اس کے متعلق وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے کہا تھا اس کا جواب جب موصول ہو گا تو دے دیا جائیگا ۔ اور آج ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے اس کا جواب نہیں ملا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا! میں بڑے ادب اور انکساری سے کہونگا کہ اگر اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر صاحب کو قواعد کا پتہ نہیں تو کس کو ہو گا یہ بڑے تعجب کی بات ہے اور پھر اس اسمبلی کے ساتھ کیا انصاف ہو گا؟ میں عرض کرتا ہوں اس وقت یہ سوال

پیش ہی نہیں ہے اور کوئی سوال چل رہا ہے۔ جب سوالات کا وقفہ ختم ہو جائے تو پھر آپ سے اجازت لے کر وہ کس نکتہ پر بول سکتے ہیں تو مجھے امید ہے آپ اس وقت اس پوائنٹ کو خارج کریں گے اور جب کوئی معزز رکن کھڑے ہوتے ہیں تو وہ کسی قاعدہ کا حوالہ دیا کریں۔ اور آپ سے اجازت بھی لیں۔

آغا عبدالظاہر۔

جناب اسپیکر! وقفہ سوالات تو ختم ہو رہا تھا۔ آپ نے ضمنی سوال کے متعلق پوچھا اس کے لئے کوئی ممبر کھڑا نہیں ہو رہا تھا تو میں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے جو موقعہ کے لحاظ سے صحیح تھا اور ایوان کی اطلاع کے لیے یہ نکتہ تھا اور اگر میں غلط ہوں تو آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ مذکورہ سوال کا جواب کیوں نہیں دیا گیا ہے؟

مسٹر اسپیکر۔

اگر آپ اس سوال پر زور دینا چاہتے ہیں تو قواعد موجود ہیں آپ اس کے لئے تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں کہ آپ کو سوال کا جواب نہیں ملا ہے۔ اسمبلی کے سارے قواعد موجود ہیں۔ جب یہ بات تحریک استحقاق میں بات آ سکتی ہے تو آپ کیوں نہیں کرتے؟ آپ کو کس نے منع کیا ہے۔؟

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب والا! جس سوال کا ذکر آغا صاحب کر رہے ہیں یہ پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ سے متعلق ہے۔ لیکن آج کسی اور محکمے کے متعلق سوال پیش ہو رہے ہیں۔ جب پلاننگ اینڈ ڈیولپمنٹ کے

سوالات کا دن آئے گا تو ان کی ضرور تسلی کرا دی جائے گا۔

مسٹر اسپیکر

یہ تو ضمنی سوال بنا کر پوچھ رہے تھے جو غلط تھا جبکہ جو سوال چل رہا ہو اس کے متعلق ہی ضمنی سوال ہو سکتا ہے تاہم ہمارے ممبران کو گلہ ہوتا ہے کہ ان کے سوالات کے جواب نہیں دیئے جاتے ہیں اور کوئی صحیح جواب نہیں دیتا ہے۔ جوابات وقت پر اسمبلی سیکرٹیریٹ کو نہیں بھیجے جاتے ہیں اس طرح یہ اس ایوان کا خیال نہیں رکھتے اس طرح سے تو ایوان کی کارکردگی میں کمی آتی ہے میں تمام وزراء صاحبان اور حکومتی پارٹی سے کہتا ہوں کہ اسمبلی سوالات کا خیال رکھا کریں اور وقت پر صحیح جواب ارسال کیا کریں اور جب وزیر صاحب نے جواب دینا ہو تو وہ تیار ہو کر آیا کریں۔ اس ایوان کی کارروائی صرف ممبر نہیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ باہر کے لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ تو ان کو بھی پتہ چلنا چاہیئے۔ کہ ایوان میں کیا کارروائی ہو رہی ہے اور عوام کو بھی پتہ چلے کہ ان کی حکومت ان کے لیئے کیا کر رہی ہے اس لیئے حکومتی پارٹی کو مکمل طور پر تیار ہو کر آنا چاہیئے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔

جناب والا! میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ صحیح جواب دیں یا غلط جواب دیں ان سے کون پوچھتا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔

کل اگر آپ وزیر بن گئے تو آپ بھی ایسے کریں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

اگر میں وزیر بن گیا تو ایسے نہیں کرونگا ۔ میرا بھی حق ہے میں بھی وزیر بن سکتا ہوں ۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر مال)

پھر خاران سر سبز ہو جائیگا

میر عبدالکریم نوشیروانی ۔

نصیر آباد کا مقابلہ کریں گے ۔ میں خاران کو اس کے برابر لاؤنگا ۔

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب اسپیکر ! میرا نکتہ اس وقفہ سوالات ہی کے متعلق ہے جب ہم یہاں آئے ہیں تو سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے ہوئے ملتے ہیں ہم ان کا مطالعہ نہیں کر سکتے ہیں ہم ان پر ضمنی سوال کیسے کریں ؟ یہ جوابات ہمیں ایک دو دن پہلے مل جائیں ۔ تو اچھا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

محترمہ یہ جوابات ہم نے کل تمام ممبران کو پہنچا دیئے تھے جن کو نہیں ملے ہیں میں ان کے متعلق دریافت کر لوں گا اور میں سیکرٹری صاحب دریافت کرونگا کہ آیا سوالات وقت پر پہنچے ہیں ۔ اگر بعض ممبران کو نہیں ملے ہیں تو ہم تحقیقات کر لیں گے ۔ میرے خیال میں اکثر ممبران کو مل گئے ہونگے ۔ اور اگر نہیں ملے ہیں تو پھر پوچھا جائے گا کہ جوابات وقت پر کیوں نہیں پہنچائے جاتے ہیں

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کا تقرر

مسٹر اسپیکر۔
اب سیکرٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان۔ (سیکرٹری بلوچستان صوبائی اسمبلی)
بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اس اسمبلی اجلاس کیلئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

۱۔ مسٹر عصمت اللہ موسیٰ خیل
۲۔ مسٹر سلیم اکبر خان بگٹی ۔
۳۔ حاجی ملک محمد یوسف اچکزئی ۔
۴۔ میر محمد صالح بھوتانی ۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی۔
ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ صاحب وزیر مواصلات و تعمیرات فرماتے ہیں کہ وہ یو ایس ایڈ کی

دعوت پر امریکہ جا رہے ہیں اسلیے وہ موجود اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے لہذا تمام اجلاس کے لئے انہیں رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی صاحب کی درخواست ہے کہ انکی طبیعت آج ٹھیک نہیں اسلیے وہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں ہو سکیں گے لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

مسٹر فریدون آبادان فریدون فرماتے ہیں کہ وہ ایک نجی کام کے سلسلے میں کراچی میں ہیں لہذا پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے اسلیے انکو پورے اجلاس کے لیے رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟۔ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر نبی بخش خان کھوسہ صاحب ناسازی طبیعت کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے اسلیئے ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر ھمایوں خان مری وزیر خزانہ یو ایس ایڈ پروگرام کے سلسلے میں واشنگٹن میں ہیں اسلیئے موجودہ اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گے ۔ لہذا انکو پورے اجلاس کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

نواب تیمور شاہ جوگیزئی صاحب وزیر صحت اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ انکی صحت ٹھیک نہیں اسلیئے وہ اسمبلی کے اس پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ لہذا ان کے حق میں سارے اجلاس کے لیئے رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

میر سلیم اکبر خان بگٹی ناسازی طبیعت کی بنا پر دو دن اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا وہ چاہتے ہیں کہ ان کے حق میں دو دن کی رخصت منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

حاجی میر احمد خان زہری صاحب آج کسی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے اجلاس

میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انکی درخواست ہے کہ انہیں آج کی رخصت دی جائے

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے رخصت منظوری کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔

مسٹر ناصر علی بوچ صاحب بوجہ بیماری آج اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انکو آج کی رخصت دی جائے ؟

مسٹر اسپیکر۔

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟ (رخصت منظور کی جائے)

تحریک استحقاق (منجانب مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ)

مسٹر اسپیکر۔

اب میں مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ سے گذارش کرونگا کہ وہ اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرتا ہوں کہ ۔

میرے سوال نمبر ۲۹۱ کے جواب میں ٹاؤن ڈیرہ اللہ یار (جھٹ پٹ) سے گزرنے والی نیشنل ھائی وے روڈ کو چوڑا کرنے کے سلسلہ میں محکمہ مواصلات و تعمیرات بلوچستان نے گزشتہ سال یہ یقین دھانی کرائی رکھی کہ مذکورہ روڈ کو چوڑا کرنے کا کام بمع فٹ پاتھ جلد مکمل کیا جائیگا ۔

لیکن مذکورہ روڈ کو چوڑا کرنے اور فٹ پاتھ کا کام تاحال شروع نہیں کیا گیا تنگ روڈ کی وجہ سے آئے دن حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں اور ٹریفک کی آمد ورفت میں خلل واقع ہوتا رہتا ہے ۔ ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود کام نہیں ہوا ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

محرک کی تحریک استحقاق یہ ہے کہ :۔

میرے سوال نمبر ۲۹۱ کے جواب میں ٹاؤن ڈیرہ اللہ یار (جھٹ پٹ) سے گزرنے والی نیشنل ہائی وے روڈ کو چوڑا کرنے کے سلسلہ محکمہ مواصلات و تعمیرات بلوچستان نے گزشتہ یہ یقین دہانی کرائی رکھی کہ مذکورہ روڈ کو چوڑا کرنے کا کام بمع فٹ پاتھ جلد مکمل کیا جائے گا ۔

لیکن مذکورہ روڈ کو چوڑا کرنے اور فٹ پاتھ کا کام تا حال شروع نہیں کیا گیا ٹرنگ روڈ کی وجہ سے آئے دن حادثات رونما ہوتے ہیں۔ اور ٹریفک کی آمد و رفت میں خلل واقع ہوتا رہتا ہے۔ ایک سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود کام نہیں ہوا ہے جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا ہاؤس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

لیکن آج وزیر مواصلات موجود نہیں ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب اسپیکر! چونکہ یہاں ہر چیز غیر پارلیمانی طریقہ پر چل رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب بھی غیر پارلیمانی طریقہ سے ہی دینا چاہیئے۔ میرے معزز رکن بھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ جو تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے انکو یہ دیکھنا چاہیئے یہ ہماری صوبائی اسمبلی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ انکے علم میں ہے کہ نیشنل ہائی وے ایک وفاقی سبجیکٹ ہے اس سلسلہ میں جو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ اس سڑک کو چوڑا کیا جائیگا اگر کوئی کام نہیں ہوا تو میں دوبارہ انکو یقین دلانا چاہتا ہوں جہاں تک سفارش کا تعلق ہے ہم وفاقی گورنمنٹ کو اس معاملہ سے آگاہ کر دینگے کہ اس پر کام نہیں کیا گیا ہے انکی طرف سے جو جواب آیا اسے اس اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

جناب والا! میں آپکی اجازت سے کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر ۔

کیا آپ اپنی تحریک کو پریس کرتے ہیں ۔ جام صاحب نے جواب دے دیا ہے اب آپ کیا بولیں گے ۔ ؟

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ ۔

جام صاحب نے فرمایا ہے کہ نیشنل ہائی ویز فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے لیکن وہ صوبائی حکومت کی ہدایات کے تحت کام کرتے ہیں کہ کیسا کام ہونا چاہیئے ۔ اس حساب سے ہم انکو پیسے دیتے ہیں میں نے اسمبلی کے ہر اجلاس میں یہ سوال اٹھایا لیکن کہا جاتا ہے کہ پی سی ون بن گیا ہے اسکے باوجود ابھی تک کام نہیں ہوا رجناب والا! میں میں مانتا ہوں کہ نیشنل ہائی ویز فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہے لیکن سفارش تو صوبائی حکومت ہی کرتی ہے ۔ یہ تو نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کام کرتے ہیں اور روڈز بناتے ہیں ایسا نہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب والا ۔ یہ ضروری نہیں کہ جو کچھ آپ کہیں گے وہ مانیں روڈز کے لئے اپلوکیشن انکی سپیسیفیکیشن کے مطابق وہ فیڈرل گورنمنٹ کے مطابق کرتے ہیں یہ ہماری دائرہ اختیار میں نہیں ہے ۔ البتہ ہم سفارش کرسکتے ہیں لیکن کام کا اختیار انکو ہے کہ ہماری سفارش مانیں یا نہ مانیں ۔

جناب اسپیکر ۔ میں معزز ممبر کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوگی ۔ انہوں نے نیشنل ہائی وے کے بارے میں تحریک استحقاق

پیش کی ہے اگرچہ ضابطے کے مطابق نہیں ہے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن کو خود بھی اسکا احساس ہوگا۔ ہم ان کے جذبات کی ترجمانی انشاءاللہ کرینگے میں صحیح طریقہ سے سفارش کرونگا۔ اگر معزز ممبر میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں ان کے روبرو متعلقہ محکمہ کو ٹیلیفون کرونگا اور جہاں تک ممکن ہو سکا انکی سفارش کرونگا انشاءاللہ انکی ترجمانی کی جائیگی۔

مسٹر اسپیکر۔

کیا آپ اپنی تحریک استحقاق کو پریس کرنا چاہتے ہیں؟

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

جناب اسپیکر! چونکہ چیف منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرادی ہے کہ وہ پوری کوشش کرینگے لہذا میں اسے پریس نہیں کرتا۔

مسٹر اسپیکر۔

معزز رکن اپنی پیش کردہ تحریک استحقاق واپس لینا چاہتے ہیں کیا انکو اجازت دی جائے؟

(تحریک استحقاق واپس لینے کی اجازت دیگئی)

وزیراعلیٰ۔

جناب اسپیکر! کیا مزید کوئی تحریک استحقاق ہے ورنہ میں ایک اہم بات

اس معزز ایوان میں کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ مجھے اجازت دی جائیگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔

جام صاحب ایک منٹ ۔ آپ بیٹھ جائیں ابھی کو بتاتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

شکریہ ۔

مسٹر اسپیکر ۔

آج کی ترتیب کارروائی کے مطابق ایوان نے آج نرسنگ کونسل آف پاکستان کے لیئے ایک خاتون رکن کو منتخب کرنا ہے ۔ آپکو معلوم ہے کہ ہمارے ایوان میں دو خواتین ممبرز ہیں لہذا آپ فرمائیں کہ ان میں سے آپ کس کو منتخب کرتے ہیں ؟

مسٹر بشیر مسیح ۔

جناب اسپیکر ! میری تجویز ہے کہ مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ کو منتخب کیا جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔

مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ پاکستان نرسنگ کونسل کی خاتون رکن منتخب ہو گئی ہیں ۔

(مسز فضیلہ عالیانی صاحبہ منتخب ہو گئیں)

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب اسپیکر ! مجھے ابھی نرسنگ کونسل کے لئے یہاں منتخب کیا گیا ہے مجھے اجازت دی جائے کہ میں ایک آدھ منٹ کچھ گذارش کرونگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اب آپ کیا گذارش کرینگی ؟

مسز فضیلہ عالیانی ۔

جناب والا ! چونکہ مجھے نرسنگ کونسل کیلئے نامنیٹ کیا گیا ہے میں پہلے بھی نرسنگ کونسل کی ممبر رہی ہوں ۔ لیکن صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ وہ مجھے کچھ اسسٹ بھی کرے کیونکہ ہمیں تجاویز پیش کرنا ہوتی ہیں ہم رپورٹ پیش کرتے ہیں ان کاموں کے لئے یہاں اسسٹنس ہونی چاہیئے ۔ یہ ضروری ہے ۔

جناب والا ! آپ نے مجھے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا چیئرمین بنایا ہے اسکے لیئے میں آپکی مشکور ہوں ۔ میں محنت کر رہی ہوں لیکن حال یہ ہے کہ وہاں میرا کوئی آفس نہیں کوئی اور کوئی انتظام نہیں کہ میں اپنا کام سید ھا سادے طریقے سے کر سکوں میں سمجھتی ہوں کہ نرسنگ کونسل بہت اہم ادارہ ہے

مس پری گل آغا ۔ (وزیر تعلیم)

مجھے بتایا جائے کہ یہ کیا چیز ہے ۔

مسنر فضیلہ عالیانی۔

جناب والا! اس کونسل کی وابستگی لوگوں کی فلاح وبہبود سے ہے ہمیں وہاں تجاویز مرتب کرنا ہوتی ہیں یہ بہت اہم محکمہ ہے چونکہ نرسز کا تعلق بیماروں سے ہوتا ہے جب لوگ بیمار ہوتے ہیں تو نرسیں انکی خدمت کرتی ہیں کیونکہ انکا ہی یہ کام ہے وہ ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں کوئی دھماکہ ہو جائے یا مثلاً کل بلوم سٹار ہوٹل میں دھماکہ ہوا ۔۔۔

مسٹر اسپیکر۔

دیکھیں آپ مقصد سے ہٹ رہی ہیں ۔ یہ موضوع سے متعلق بات نہیں ۔

وزیر تعلیم۔

(آپس میں باتیں) جناب والا! ہمیں معلوم ہی نہیں ہوا کہ آپ کس چیز پہ بات کر رہے ہیں ہمیں معلوم تو ہونا چاہیئے۔ (مداخلت)

مسٹر اسپیکر۔

مجھے یہ بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کو اس ہاؤس کا وقار رکھنا ہوگا ورنہ آپ یہاں نہیں بیٹھ سکتیں ۔

وزیر تعلیم۔

جناب والا! کم از کم ہمیں معلوم تو ہونا چاہیئے ہمیں پتہ تو ہو۔

مسٹر اسپیکر۔

اگر آپ اسمبلی ہال میں اس قسم کے طریقوں سے پیش آئیں تو آپ کو ہاؤس سے باہر بھی نکالا جا سکتا ہے۔

وزیر تعلیم۔

جناب اسپیکر! ہمیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے کم از کم ہمیں معلوم ہونا چاہیئے

مسٹر اسپیکر۔

ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کا خیال رکھے یہ اسمبلی ہے اس کے اپنے کچھ آداب ہیں یہاں پہ آنے جانے اور بیٹھنے کے کچھ طریقے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اسمبلی کے قواعد و انضباط کا خیال رکھیں گے۔ اگر میں اپنے اختیارات استعمال کروں تو پھر مشکل پیش آئے گی۔

وزیر اعلیٰ۔

جناب والا! آپ نے صحیح فرمایا جب کوئی معاملہ ڈسپوز آف ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد اس پہ کسی بحث و مباحثہ کی گنجائش نہیں رہتی ہے لیکن ایک تو فضیلہ عالیانی کو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کا چیئرمین منتخب کیا گیا ہے اس کے لیئے میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جیسا کہ انہوں نے خود ذکر کیا ہے کہ اس ایوان نے انہیں منتخب کیا ہے اس

سلسلہ میں انہیں جو بھی سہولت درکار ہوگی انہیں فراہم کی جائے گی ۔ مجھے امید ہے کہ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی دقت درپیش نہیں ہوگی ۔

مسٹر اسپیکر ۔

جام صاحب کیا آپ اب بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء پیش کرنا چاہتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر! جی میں آپ کی اجازت سے بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں اور اس کے ساتھ میں یہ وضاحت بھی کرنا ضروری سمجھتا ہوں یہ مسودہ قانون بہت اہمیت کا حامل ہے اس مسودہ قانون کو موجودہ اجلاس میں منظور کرنا نہایت ضروری ہے چونکہ گزشتہ روز بلدیاتی انتخابات کا شیڈول شائع ہو چکا ہے میں نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم الیکشن شیڈول کے مطابق منعقد کروائیں گے ۔ لہٰذا اس مسودہ قانون کو یہ ایوان اس سیشن میں منظور کرے گا ۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی کہونگا کہ حکومت نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے الیکشن کے لیے نامزدگی کی بھی تاریخ مقرر کی جا چکی ہے ۔ چونکہ اس مسودہ قانون میں کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے لہٰذا میں نے اس ایوان کے سامنے مسودہ قانون پیش کر دیا ہے ۔ مجھے ایوان سے امید ہے کہ وہ اپنے تعاون سے اس بل کو وقت کی کمی کی وجہ سے جلد منظور کرے گا ۔ تاکہ یہ مسودہ قانون جو میں نے منظوری کے لیے پیش کیا ہے ، فوری پاس ہو سکے ۔

مسز فضیلہ عالیانی۔
جناب والا! ہو سکتا ہے کہ میں غلط ہوں اگر غلط ہوں تو آپ میری درستگی کردیں کیا متعلقہ وزیر لوکل گورنمنٹ کو یہ مسودہ قانون پیش کرنا چاہیے تھا؟

وزیر اعلیٰ۔
جناب والا! چونکہ اس وقت متعلقہ وزیر موجود نہیں تھے اس وجہ سے یہ مسودہ قانون مجھے پیش کرنا پڑا۔ لیکن آج وزیر متعلقہ موجود ہیں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ اس مسودہ کو پاس کرنا بہت ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر۔
یہ بات تو صحیح ہے کہ اس بل کو وزیر متعلقہ کو پیش کرنا چاہئیے تھا۔

وزیر اعلیٰ۔
جناب والا! چونکہ لاء اینڈ آرڈر اور دیگر امور چیف منسٹر کے پاس ہوتے ہیں۔ اور منسٹر لاء چونکہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کی وزارت کا قلمدان بھی میرے پاس ہے۔

مسٹر اسپیکر۔
وزیر متعلقہ تو ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔
جناب والا! اس بل کا تعلق لاء اینڈ آرڈر سے بھی ہے اور اس قسم کے مسودہ قانون

لاء منسٹر پیش کیا کرتے ہیں ۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ لاء منسٹر امریکہ گئے ہوئے ہیں اس طرح جب کوئی منسٹر موجود نہیں ہوتا اسکی وزارت کا قلمدان چیف منسٹر کے پاس ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔

اب جام صاحب مسودہ قانون پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ ۔

جناب اسپیکر ! میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ تاکہ اسے اراکین اسمبلی متفقہ طور پر منظور کریں ۔

مسٹر اسپیکر ۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء ایوان میں پیش ہوا ۔

مسٹر اسپیکر ۔

اب چونکہ ایجنڈا کے مطابق ایوان کے سامنے کوئی کارروائی نہیں ہے لہذا اجلاس مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۷ء صبح گیارہ بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر بیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۴ نومبر ۱۹۸۷ء کی صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)